سوال

(207) جنون کی وجہ سے بھائی کی بیوی سے بغیر طلاق نکاح کرنے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص مجنون ہوگیا ہے اوراس وجہ سے اس کے حقیقی بڑے بھائی نے اس کی بی بی سے نکاح کرلیا ہے یہ نکاح شرعاً جائز ہوا یا نہیں ؟ المستفتی : فضل اللہ دولت پور۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صورت مسئولہ میں اس مجنون شخص کے بڑے بھائی نے جو اس شخص کے مجنون ہوجانے کی وجہ سے اس کی بی بی سے نکاح کرلیا ہے وہ نکاح شرعاً جائز نہیں ہوا اس لیے کہ وہ شوہر دار عورت ہے اور شوہر دار عورت سے نکاح جائز نہیں ہے ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔

حُرِّمَت عَلَيكُم أُمَّهـٰتُكُم وَبَناتُكُم وَأَخَو‌ٰتُكُم وَعَمّـٰتُكُم وَخـٰلـٰتُكُم وَبَناتُ الأَخِ وَبَناتُ الأُختِ وَأُمَّهـٰتُكُمُ الّـٰتى أَرضَعنَكُم وَأَخَو‌ٰتُكُم مِنَ الرَّضـٰعَةِ وَأُمَّهـٰتُ نِسائِكُم وَرَبـٰئِبُكُمُ الّـٰتى فى حُجورِكُم مِن نِسائِكُمُ الّـٰتى دَخَلتُم بِهِنَّ فَإِن لَم تَكونوا دَخَلتُم بِهِنَّ فَلا جُناحَ عَلَيكُم وَحَلـٰئِلُ أَبنائِكُمُ الَّذينَ مِن أَصلـٰبِكُم وَأَن تَجمَعوا بَينَ الأُختَينِ إِلّا ما قَد سَلَفَ إِنَّ اللَّهَ كانَ غَفورًا رَحيمًا ﴿٢٣﴾ وَالمُحصَنـٰتُ مِنَ النِّساءِ إِلّا ما مَلَكَت أَيمـٰنُكُم كِتـٰبَ اللَّهِ عَلَيكُم وَأُحِلَّ لَكُم ما وَراءَ ذ‌ٰلِكُم أَن تَبتَغوا بِأَمو‌ٰلِكُم مُحصِنينَ غَيرَ مُسـٰفِحينَ فَمَا استَمتَعتُم بِهِ مِنهُنَّ فَـٔاتوهُنَّ أُجورَهُنَّ فَريضَةً وَلا جُناحَ عَلَيكُم فيما تَر‌ٰضَيتُم بِهِ مِن بَعدِ الفَريضَةِ إِنَّ اللَّهَ كانَ عَليمًا حَكيمًا ﴿٢٤﴾ ... سورة النساء

(حرام کی گئیں تم پر تمہاری مائیں اور تمہاری بیٹیاں اور تمہاری بہنیں اور تمہاری پھوپھیاں اور تمہاری خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں اور تمہاری وہ مائیں جنھوں نے تمھیں دودھ پلایا ہو اور تمہاری دودھ شریک بہنیں اور تمہاری بیویوں کی مائیں اور تمہاری پالی ہوئی لڑکیاں جو تمہاری گود میں تمہاری ان عورتوں سے ہیں جن سے تم صحبت کرچکے ہو۔ پھر اگر تم نے ان سے صحبت نہ کی ہو تو تم پر کوئی گناہ نہیں اور تمہارے ان بیٹوں کی بیویاں جو تمہاری پشتوں سے ہیں اور یہ کہ تم دو بہنوں کو جمع کرو مگر جو گزر چکا ۔ بے شک اللہ ہمیشہ سے بے حد بخشنے والا نہایت مہربان ہے اور خاوند والی عورتیں (بھی حرام کی گئی ہیں) مگر وہ (لونڈیاں) جن کے مالک تمہارے دائیں ہاتھ ہوں یہ تم پر اللہ کا لکھا ہوا ہے اور تمہارے لیے حلال کی گئی ہیں جو ان کے سوہیں کہ اپنے مالوں کے بدلے طلب کرو اس حال میں کہ نکاح میں لانے والے ہو۔ نہ کہ بدکاری کرنے والے ۔ پھر وہ ان سے تم ان عورتوں میں سے فائدہ اٹھاؤ پس انھیں ان کے مہر دو جو مقرر ہوں اور تم پر اس میں کوئی گناہ نہیں جس پر تم مقرر کرلینے کے بعد آپس میں راضی ہوجاؤ بے شک اللہ ہمیشہ سے سب کچھ جاننے والا کمال حکمت والا ہے

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب النکاح، صفحہ:399

محدث فتویٰ